حضرت مولانا محمد الیاسؒ

اور اُن کی

دینی دعوت

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مکتبہ محمودیہ رائیونڈ لاہور

فہرست عنوانات

قیمت : ۵۰/ ۷ روپے

تعداد : ایک ہزار

پرنٹر :

ایک مرتبہ میں نے بھائی سے کہا کہ اگر حضرت رح اجازت دے دیں تو میں حضرت رح کے قریب بیٹھ کر مطالعہ کیا کروں؟۔ مولانا محمد یحییٰ صاحب نے حضرت مولانا رح سے ذکر کیا۔ فرمایا: ۔ مضائقہ نہیں! الیاس کی وجہ سے میری خلوت میں فرق اور طبیعت میں انتشار نہیں پیدا ہوگا۔

مولانا فرماتے تھے کہ جب میں ذکر کرتا تھا تو مجھے ایک بوجھ سا محسوس ہوتا تھا۔ حضرت رح سے کہا تو حضرت تھرّا گئے اور فرمایا کہ مولانا محمد قاسم صاحب نے یہی شکایت حاجی صاحب رح سے فرمائی تو حاجی صاحب رح نے فرمایا کہ۔ اللہ آپ سے کوئی کام لے گا۔

مولانا محمد یحییٰ صاحب کا طرزِ تعلیم | مولانا محمد یحییٰ صاحب تعلیم میں مجتہدانہ طرز رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم میں درسی کتب اکثر نہیں پڑھاتے تھے بلکہ خود اصول و قواعد لکھوا کر سہ حرفی دو حرفی لفظ بتلاتے تھے کہ ان کی گردانیں اور تعلیلیں بناؤ۔ ادب پر ابتدا ہی سے زور تھا۔ ابتدا شاہ ولی اللہ صاحب رح کی "چہل حدیث"، اور "پارۂ عم" سے کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ: مسلمان بچے کو پارۂ عم تو یاد ہونا ہی ہے، لفظ یاد کرتے نہ پڑیں گے صرف معنی یاد کرنے ہوں گے۔ فرماتے تھے کہ ویسے بھی قرآن و حدیث کے الفاظ میں برکت ہے۔

استعداد آفرینی اور قوتِ مطالعہ کی طرف مولانا کی اصل توجہ تھی۔ کتابوں کے اختتام کی بھی پابندی نہ تھی۔ عموماً بے حاشیہ و شرح کی کتاب طالب علم کو پڑھنے کے لئے دیتے، اور درمیان میں سہارا نہ دیتے، جب اس کا اطمینان ہو جاتا کہ طالب علم بے استاد کے لڑکے کتاب کے کئی صفحے اچھی طرح سمجھ اور سمجھا سکتا ہے تب دوسری کتاب شروع کراتے۔ عربیت اور استعداد کی پختگی کی طرف خاص توجہ تھی۔ مولانا کے شاگردوں میں "وہ اتقان"، پیدا ہو جایا کرتا تھا[1]

[1] شیخ الحدیث۔ ۱۲۔

علالت، تعلیم کا انقطاع اور دوبارہ اجرا | آپ ابتدا سے نحیف و لاغر تھے۔ اسی گنگوہ کے قیام میں آپ کی صحت خراب ہوگئی، دردِ سر کا ایک خاص قسم کا دورہ پڑا، جس کی وجہ سے مہینوں سر کا جھکانا حتیٰ کہ تکیہ پر سجدہ کرنا بھی ناممکن تھا۔ مولانا گنگوہی رح کے صاحبزادے حکیم مسعود احمد صاحب معالج تھے، اور ان کا خصوصی طرز یہ تھا کہ بعض امراض میں پانی بہت دنوں کے لئے چھڑا دیتے، بہت کم لوگ اس پرہیز کو برداشت کر سکتے اور زیادہ مدّت کے لئے پانی چھوڑ سکتے تھے۔ مگر مولانا رح نے اپنے مخصوص مزاج (اصول کی پابندی اور اطاعت) کے مطابق معالج کی پوری اطاعت کی اور اپنی خداداد قوتِ ارادی اور عزیمت سے (جو اُن کی پوری زندگی میں جلوہ گر رہی ہے) پانی سے پورا پرہیز کیا اور سات برس کامل پانی نہیں پیا[1] اس کے بعد بھی پانچ برس تک برائے نام پانی پیا۔

اِس شدید علالت اور خاص طور پر دماغی کمزوری کی وجہ سے سلسلۂ تعلیم منقطع ہوگیا، اس کے دوبارہ جاری ہونے کی اُمید نہ تھی، لیکن مولانا کو تعلیم کے نامکمل رہ جانے کا بڑا غم تھا اور اس کی بے کلی رہتی تھی۔ آپ کا پڑھنے کے لئے اصرار تھا اور ہمدردوں کا مشورہ تھا کہ مسلسل آرام کریں۔ مولانا فرماتے تھے کہ: ۔ ایک روز بھائی نے کہا کہ آخر پڑھ کر ہی کیا کروگے؟۔ میں نے کہا: ۔ جی کر کیا کروں گا!۔ اسی اصرار و طلب کی بنا پر آپ کو پڑھنے کی اجازت ہوگئی، اور سلسلۂ تعلیم پھر جاری ہوگیا۔

مولانا گنگوہی رح کی وفات | ۱۳۲۳ھ میں حضرت مولانا رشید احمد صاحب رح نے انتقال فرمایا۔ مولانا محمد الیاس صاحب رح بالیں پر موجود تھے اور سورۂ یٰسین پڑھ رہے تھے[2]

[1] یہ بات میں نے خود مولانا کی زبان سے سُنی ہے اور شیخ الحدیث اور ان کے خاندان کے تمام بزرگوں سے بتواتر سننے میں آیا ہے۔ ۱۲ [2] مولانا محمد الیاس صاحب رح۔ ۱۲۔